AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

SECONDARY SCHOOL CERTIFICATE

CLASS IX EXAMINATION

APRIL/ MAY 2019

Urdu Compulsory Paper I

Time: 50 minutes   Marks: 30

April/ May 2019 for Teaching & Learning

ہدایات

1۔ ہر سوال کو غور سے پڑھیے۔

2۔ جوابات کے ورق پر جوابات دیجیے جو کہ علیحدہ مہیا کیا گیا ہے۔ اپنے جوابات، سوالات کے پرچے پر ہر گز نا لکھیے۔

3۔ جوابات کے ورق پر 100 تک نمبر دیے گئے ہیں۔ آپ 1 سے 30 نمبر تک ہی جوابات دیجیے۔

4۔ ہر سوال کے چار انتخابات (options) D, C, B, A دیے گئے ہیں۔ ان میں سے **ایک** کو منتخب کیجیے۔ پھر جوابات کے صفحے میں متعلقہ دائرے کو پنسل سے بھر دیجیے جیسا کہ نیچے دکھایا گیا ہے۔

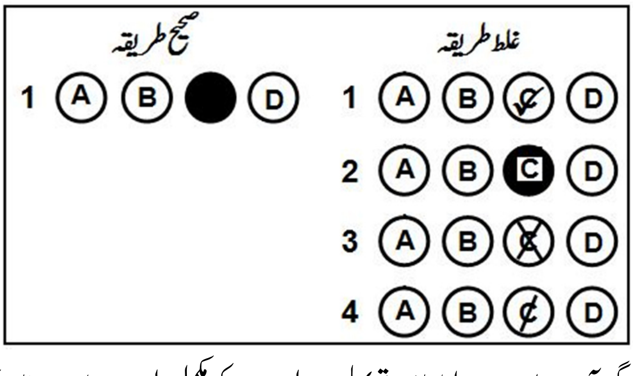

امیدوار کے دستخط

5۔ اگر آپ اپنا جواب بدلنا چاہیں تو پہلے والے جواب کو مکمل طور پر ربڑ سے مٹا دیجیے پھر نئے دائرے کو بھریے۔

6۔ جوابات کے صفحے میں کچھ نا لکھیے۔ کمپیوٹر صرف بھرے ہوئے دائروں کو ریکارڈ کرے گا۔

پہلا جُزو: سمعی مہارتیں

ہدایات پر غور کیجیے:

اس جُزو کا کل دورانیہ 25 منٹ ہے اور اس کے کل نمبر 16 ہیں۔ آپ کو دو اقتباسات سنائے جائیں گے۔ ہر اقتباس دو بار سنایا جائے گا۔ پہلے اقتباس نمبر 1 کو غور سے سنیے اور پھر اس اقتباس سے متعلق 8 سوالات کو پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ ہوگا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 1 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چار دائروں میں سے ایک صحیح دائرے کو پُر کرکے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات کو حل کرنے کے لیے آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ اس کے فوراً بعد آپ اقتباس نمبر 2 سنیں گے اور اس کے بعد اقتباس نمبر 2 سے متعلق سوالات کو پڑھنے کے لیے 2 منٹ کا وقفہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ اقتباس نمبر 2 دوبارہ سنیں گے اور اپنے جوابات جوابی ورق پر موجود چاردائروں میں سے ایک صحیح دائرے کو پُر کرکے دیں گے۔ اس اقتباس کے سوالات کو حل کرنے کے لیے بھی آپ کو 3 منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

اقتباس نمبر 1 سے متعلق سوالات:

1۔ سُنے گئے اقتباس کے شروع میں انسان کے بچوں کی کتنی اقسام کا ذکر ہوا ہے؟

A۔ دو

B۔ تین

C۔ چار

D۔ پانچ

2۔ بیدار ہونے پر رونے والے بچے کو مصنّف نے کس کی مثال دی ہے؟

A۔ الارم

B۔ پنگوڑا

C۔ گھوڑا

D۔ بائیسکل

3۔ سُنے گئے اقتباس میں بچوں کی کس خصوصیت کی خاص وضاحت کی گئی ہے؟

A۔ ناچ نچانا

B۔ خوب رونا

C۔ معصوم ہونا

D۔ خوب صورت ہونا

4۔ بچے کو بہلانے کے لیے مصنّف نے درج ذیل میں سے کون سا کام **نہیں** کیا؟

A۔ ناچنا اور تالی بجانا

B۔ چپکے بیٹھے سنتے رہنا

C۔ گانے گانا اور شاعری کرنا

D۔ بھیڑ اور بکری کی آوازیں نکالنا

April/ May 2019 for Teaching & Learning

5۔ 'لیکن مجھے آج تک سوائے اس کی قوّتِ ناطقہ کے اور کسی قوّت کا ثبوت نہیں ملا۔'

درج بالا جملے میں قوّتِ ناطقہ کی ترکیب سے مراد کون سی صلاحیت ہے ؟

A ۔ رونے کی
B ۔ ہنسنے کی
C ۔ ناچنے کی
D ۔ گانے کی

6۔ مصنّف نے مرزا صاحب اور ان کے بچوں کی شرافت کا ذکر کیا ہے :

A ۔ تعریف کے انداز میں
B ۔ تادیب کے انداز میں
C ۔ مزاح کے انداز میں
D ۔ تنقید کے انداز میں

7۔ مصنّف کی محنت کے بعد بچے نے کیا ردّ عمل دکھایا؟

A ۔ برابر ہنستا ہی رہا۔
B ۔ تھک ہار کر سو گیا۔
C ۔ فوراً خاموش ہو گیا۔
D ۔ یکسوئی سے روتا رہا۔

8۔ اقتباس کے آخری حصے میں مصنّف نے آج کل کے بچوں اور اپنے بچپن

A ۔ کا موازنہ کیا ہے۔
B ۔ کا جائزہ لیا ہے۔
C ۔ پر تحقیق کی ہے۔
D ۔ پر تنقید کی ہے۔

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ الٹیے

April/ May 2019 for Teaching & Learning

اقتباس نمبر2سے متعلق سوالات:

9۔ سُنے گئے اقتباس کے پہلے حصّے کے مطابق پودوں کا انسانی صحت کے لیے مفید ترین کام کون سا ہے؟

A۔ کائنات کو دل کش بنانا

B۔ ہر طرف خوش بو پھیلانا

C۔ لطیف جذبات کا احساس رکھنا

D۔ مضر گیسوں کو اپنے اندر جذب کرنا

10۔ سُنے گئے اقتباس کے مطابق پودے خطرہ درپیش ہونے پر دوسرے حصوں کو فوری طور پر کس طرح آگاہ کرتے ہیں؟

A۔ اعصابی نظام کے ذریعے

B۔ اعصابی نظام میں تناؤ کے ذریعے

C۔ اعصابی نظام جیسے نظام کے ذریعے

D۔ اعصابی نظام کے منفی اثرات کے ذریعے

11۔ سُنے گئے اقتباس میں پودوں کے کس عمل کا ذکر **نہیں** کیا گیا؟

A۔ رونا

B۔ مسکرانا

C۔ سوچنا

D۔ بولنا

12۔ سُنے گئے اقتباس کے مطابق اگر کسی پودے کی شاخ پر کیڑا حملہ کرے تو خطرے سے آگاہ کرنے والا مالیکیول پودے کے کس حصے سے نکلے گا؟

A۔ شاخ سے

B۔ پتّے سے

C۔ تنے سے

D۔ جڑ سے

April/ May 2019 for Teaching & Learning

13۔ سُنے گئے اقتباس کے آخری حصے کے مطابق کون سا بیان حقیقت پر مبنی ہے؟

A۔ پودوں کے محسوس کرنے کے عمل پر تحقیق مکمل ہو چکی ہے۔
B۔ پودوں کے محسوس کرنے کے عمل پر تحقیق ابھی جاری ہے ۔
C۔ پودوں کے محسوس کرنے کے عمل پر تحقیق تاخیر کا شکار ہے۔
D۔ پودوں کے محسوس کرنے کے عمل پر تحقیق کئی مرتبہ کی گئی ہے۔

14۔ اقتباس میں بیان کی گئی باتوں کو سننے کے بعد ہمارے لیے موزوں ترین نصیحت کیا ہو سکتی ہے ؟

A۔ پودوں کو وقت پہ پانی دیں۔
B۔ پودوں کے قریب رہ کر تازہ دم ہو جائیں۔
C۔ پودوں کو کسی بھی طرح سے تکلیف نہ دیں۔
D۔ پودوں کو جگہ جگہ اُگانے کی کوشش کریں۔

15۔ سُنے گئے اقتباس کی تحریری نوعیت کیا ہے ؟

A۔ تخیلاتی
B۔ معلوماتی
C۔ مکالماتی
D۔ تجزیاتی

16۔ سُنے گئے اقتباس کا موزوں ترین متبادل موضوع کیا ہو سکتا ہے؟

A۔ پودوں کے فوائد
B۔ پودوں کی دل کشی
C۔ پودوں کے لطیف جذبات
D۔ پودوں کا خوش بو پھیلانا

جب تک آپ سے کہا نہ جائے صفحہ نہ الٹیے

April/ May 2019 for Teaching & Learning

دوسرا جُزو: تفہیم عبارت خوانی:

اس حصّے کو مکمل کرنے کے لیے آپ کے پاس 25 منٹ ہیں۔

پہلا اقتباس:

اخبار میں ایک برطانوی سائنس دان کا بیان آیا ہے کہ سورج کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ایک روز یک لخت اس کا چراغ گل ہو جائے گا۔"اس کا جانا ٹھہر گیا ہے، صبح گیا یا شام گیا۔"

یہ خبر پڑھ کر ہماری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا ہے کیوں کہ اس امر کے باوجود کہ ہمیں سورج پر بعض اعتراضات ہیں، اس کی کچھ خوبیاں بھی ہیں۔ مثلاً یہی کہ نہ اس میں تیل پڑتا ہے نہ بجلی کا خرچ ہے پھر بھی اچھی خاصی روشنی دیتا ہے۔ ہمارا اس پر اعتراض فقط یہ کہ یہ غلط وقت پر نکلتا ہے۔ یعنی صبح چھے سات بجے جب کہ ہماری بھرپور نیند کا وقت ہوتا ہے۔ اگر دوپہر کو یا شام کو نکلا کرے تو کتنی اچھی بات ہو۔ لیکن کوئی نہ کوئی نقص تو ہر چیز میں ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ کہتے ہیں کہ داغ تو سورج میں بھی ہوتا ہے۔

سورج اگر ختم ہو گیا تو اس کے عواقب بڑے سنگین اور دور رس ہوں گے۔ عام لوگ تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔سب سے زیادہ زد تو دھوبیوں کے کاروبار پر پڑے گی۔ کیونکہ ان بیچاروں کا تو روزگار ہی کپڑے دھونا ہے۔دھو تو خیر لیں گے سکھائیں گے کیسے ؟ دوسری ضرب ان کارخانوں اور دکانوں پر پڑے گی جو چھتریاں بناتے بیچتے ہیں۔ ٹھنڈی بوتلوں والوں کا کاروبار بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔ پھر اس کا اثر دنیا کے علاوہ دین پر بھی پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہم اپنے دوست خواجہ عبدالغنی بیدل کے بارے میں بھی فکر مند ہیں۔ ان کا اصول ہے کہ صبح صبح ستاروں کی چھاؤں میں چرند پرند کے ساتھ اٹھ بیٹھتے ہیں اور سورج نکلنے تک سیر اور ورزش کرتے ہیں۔ نہ سورج ہو، نہ نکلے تو ظاہر ہے قیامت تک سیر کرتے رہیں گے۔ یا ڈنٹر پیل پیل کر بے حال ہو جائیں گے۔ اب تو لوگ تاریکی سے گھبرا کر سویرا ہونے کی آرزو کرتے ہیں۔ آئندہ رات ہونے کی تمنا کریں گے کیوں کہ رات میں کم از کم چاند تو ہوتا ہے۔ دن میں تو تارے تک نہیں ہوتے، ہوتے ہیں تو ہر ایک کو نظر نہیں آتے اور ہم اردو کے محاورہ دان آئندہ کس چیز کو چراغ دکھایا کریں گے۔

پہلے اقتباس سے متعلق سوالات:

17۔ اقتباس کے شروع میں دی جانے والی خبر کو پڑھ کر مصنّف کے لہجے سے کون احساس نمایاں ہے؟

A۔ خوف کا

B۔ رقت کا

C۔ غصے کا

D۔ طنز کا

18۔ "اس کا جانا ٹھہر گیا ہے، صبح گیا یا شام گیا۔"

درج بالا جملے کے خط کشیدہ حصے سے مصنّف نے کیا مطلب مراد لیا ہے ؟

A۔ قائم و دائم رہے گا۔

B۔ صبح تک چلا جائے گا۔

C۔ کسی بھی لمحے چلا جائے گا۔

D۔ شام ہوتے ہی چلا جائے گا۔

19۔ 'ٹھنڈی بوتلوں والوں کا کاروبار بھی ٹھنڈا ہو جائے گا'

درج بالا جملے کا خط کشیدہ حصہ قواعد کی رُو سے کیا ہے ؟

A۔ محاورہ

B۔ تشبیہ

C۔ استعارہ

D۔ ضرب المثل

20۔ سورج کے بارے میں تنقیدی رائے دیتے ہوئے مصنّف نے کیا بیان کیا ہے ؟

A۔ ایک خوبی ایک اعتراض

B۔ دو اعتراضات ایک خوبی

C۔ دو اعتراضات دو خوبیاں

D۔ تین خوبیاں ایک اعتراض

21۔ آخری اقتباس میں مصنّف کا مجموعی طور پر بنیادی نکتہ ہے، سورج کے بغیر

A۔ دھوبیوں کی مشکلات۔

B۔ عبدالغنی کی مصروفیات۔

C۔ دنیا کے مشکل ترین حالات۔

D۔ کاروباری حضرات کے مسائل۔

22۔ اقتباس کے اختتام پر مصنّف کو کس بات کا افسوس ہو رہا ہے ؟

A۔ اردو محاوروں کے ختم ہو جانے کا

B۔ اردو محاوروں میں چراغ نہ ہونے کا

C۔ چراغ دکھانے والے محاورے کے ختم ہو جانے کا

D۔ اردو محاوروں کے صحیح استعمال سے ناواقف لوگوں کا

23۔ پڑھے گئے اقتباس کا تعلق نثری ادب کی کس صنف سے ہے ؟

A۔ خاکہ

B۔ مضمون

C۔ افسانہ

D۔ روداد

April/ May 2019
for
Teaching & Learning

دوسرا اقتباس:

کسی گاؤں میں رحیم نامی کسان رہتا تھا۔ وہ بہت نیک دل اور ایمان دار تھا۔ اپنی انھی خوبیوں کی وجہ سے گاؤں بھر میں مشہور تھا۔ لوگ اپنی چیزیں امانت کے طور پر اس کے پاس رکھتے تھے۔ ایک دن رحیم معمول کے مطابق صبح سویرے کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک تھیلی نظر آئی۔

اس نے ادھر ادھر دیکھ کر تھیلی اٹھالی۔ اس نے تھیلی کھول کر دیکھی تو وہ اشرفیوں سے بھری ہوئی تھی۔ کسان تھیلی لے کر کھیتوں میں جانے کے بہ جائے گھر واپس آگیا اور اپنی بیوی کو بتادیا۔ جب اس کی بیوی کو یہ معلوم ہوا کہ اس میں اشرفیاں ہیں تو اس کے دل میں لالچ آگیا۔ اس نے اپنے شوہر سے کہا:" ہم یہ تھیلی رکھ لیتے ہیں اور فوراً یہاں سے چلے جاتے ہیں، شہر جاکر ہم بڑا سا گھر بنائیں گے اور اس میں آرام سے رہیں گے۔" بیوی کے کہنے کے باوجود کسان لالچ میں نہ آیا اور کہنے لگا:

"نہیں! میں ایسا نہیں کرسکتا، میں اس تھیلی کے مالک کو ڈھونڈ کر اشرفیاں اس تک پہنچاؤں گا۔"

"یہ تھیلی تمھیں راستے میں ملی ہے، تم نے کوئی چوری تو نہیں کی؟" اس کی بیوی اسے تھیلی رکھنے کے لیے جواز پیش کر رہی تھی۔ مگر کسان نے بیوی کی بات نہ مانی اور تھیلی لے کر باہر کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اسے گاؤں کے چودھری نے دیکھا۔ وہ کسان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: "تم اس وقت کھیتوں میں کام کرنے کے بہ جائے یہاں نظر آرہے ہو، خیریت تو ہے؟" کسان نے تمام واقعہ چودھری کو بتایا اور کہا: " میں اس تھیلی کے مالک کو ڈھونڈ رہا ہوں تاکہ اس کی امانت اس تک پہنچا دوں۔" اس کی بات سن کر چودھری مسکرایا اور بولا: "یہ تھیلی تمھارا انعام ہے۔" یہ سن کر کسان حیران ہوا اور حیرت زدہ ہو کر بولا: "انعام! مگر کیوں۔۔؟" چودھری نے جواب دیا۔" میں نے گاؤں بھر میں تمھاری ایمان داری کے چرچے سنے تھے، اس لئے میں نے یہ تھیلی تمھارے راستے میں رکھ دی تھی کیوں کہ صبح سویرے اتنی جلدی تمھارے علاوہ یہاں سے کوئی نہیں گزرتا۔"

"مگر کیوں۔؟" کسان نے پوچھا۔ "تمھاری ایمان داری کو آزمانے کے لیے، اب یہ تھیلی تمھارا انعام ہے۔" چودھری نے کہا۔ کسان کے لاکھ منع کرنے کے باوجود چودھری نے وہ تھیلی اس سے نہ لی۔

کسان خوشی خوشی گھر آیا۔ اس نے اشرفیوں کی تھیلی اپنی بیوی کو دی اور کہا: "اگر میں تمھارے کہنے پر لالچ کرتا تو ہرگز انعام میں یہ تھیلی نہ ملتی۔" پھر اس نے چودھری سے ہونے والی گفتگو اپنی بیوی کو بتادی۔

کسان نے کچھ اشرفیاں غریبوں کو دیں اور بیوی کو لے کر شہر چلا گیا۔ وہاں اس نے ایک گھر خریدا اور کاروبار کر کے خوش و خرم زندگی گزارنے لگا۔

April/ May 2019
Teaching & Learning

دوسرے اقتباس سے متعلق سوالات:

24۔ رحیم کی شہرت کا سبب کیا تھا؟

A۔ اس کا کسان ہونا

B۔ اس کا سویرے اٹھنا

C۔ اس کی محنت اور بہادری

D۔ اس کی دیانت داری اور شرافت

25۔ رحیم کو اشرفیوں کی تھیلی کب ملی؟

A۔ گھر کی طرف جاتے ہوئے

B۔ کھیت میں ہل چلاتے ہوئے

C۔ گھر میں کام کرتے ہوئے

D۔ کھیت کی طرف جاتے ہوئے

26۔ رحیم کی بیوی کی خواہش تھی کہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر

A۔ گاؤں سے نکل جانا چاہیے۔

B۔ گھر میں چھپانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

C۔ ہل چلانے کا کام ترک کر دینا چاہیے۔

D۔ اسے غریبوں میں تقسیم کر دینا چاہیے۔

27۔ چودھری صاحب کا کسان کے راستے میں تھیلی رکھنے کا مقصد کیا تھا؟

A۔ کسان کی زمین خرید لینا

B۔ کسان کی بیوی کو لالچ دینا

C۔ کسان کو گھر بنانے میں مدد دینا

D۔ کسان کی ایمان داری کا امتحان لینا

28۔ اقتباس کے آخری حصے میں کس کو اپنے خواب کی تعبیر مل گئی؟

A۔ چودھری کو

B۔ گاؤں والوں کو

C۔ کسان کی بیوی کو

D۔ تھیلی کے مالک کو

29۔ چودھری سے انعام پانے کے بعد کسان

A۔ بے قرار اور خوش تھا۔

B۔ مطمئن اور خوش تھا۔

C۔ گم سُم مگر مطمئن تھا۔

D۔ خوش باش اور آرزو مند تھا۔

30۔ اس کہانی کا سب سے موزوں ترین نتیجہ کیا ہے؟

A۔ لالچ بُری بلا ہے۔

B۔ محنت میں برکت ہے۔

C۔ نیکی کر دریا میں ڈال۔

D۔ ایمان داری کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

April/ May 2019 for Teaching & Learning

اختتام

Please use this page for rough work

April/ May 2019
for
Teaching & Learning

Please use this page for rough work

April/ May 2019
for
Teaching & Learning

Please use this page for rough work

April/ May 2019
for
Teaching & Learning